

پیا نام کا دیا جلا ہے ساری رات
 قطرہ قطرہ درد کی شبنم
 برسی دل کی دیواروں پر
 تیرے نام کی خوشبو لے کر
 ہو لے ہو لے مدھم مدھم
 دکھ اگنی میں جیا جلا ہے ساری رات
 پیا نام کا دیا جلا ہے ساری رات

کٹ

سین 9 ان ڈور (ہوٹل) شام

(دھو بن جیلہ اور ڈاکٹر ستارہ کے پاس ذرا فاصلے پر کھڑے ہیں۔)
 ڈاکٹر صاحب! آپاجی تو بڑی عجیب عجیب باتیں کر رہی ہیں۔
 ڈاکٹر: کیسی باتیں؟
 جیلہ: وہ تو جی سارے مرے ہوئے لوگوں کے نام لے رہی ہیں۔ جب جب اللہ نہ کرے
 دشمنوں سے ایسی حالت میں مردے نظر آنے لگتے ہیں، ڈاکٹر صاحب ان کی
 روحمیں لینے آ جاتی ہیں۔
 ڈاکٹر: کب سے یہ حالت ہے؟
 جیلہ: آدھے گھنٹے سے۔
 ڈاکٹر: افتخار صاحب کہاں ہیں؟
 جیلہ: انہیں فون کر دیا ہے جی نسیم سٹوڈیوز

کٹ

سین 10 ان ڈور (آپاراشدہ کا آگن) دن کا وقت

(اس وقت یہاں گنینہ اور آپاجی موجود ہیں۔ زمین پر ایک نوجوان کی فوٹو پڑی ہے۔ پچھلے کٹ سے فوراً اس نوجوان کی تصویر پر آتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ کیمرہ Tilt کر کے آپاجی کو دکھاتے ہیں۔ وہ ایک ٹاور کی طرح کھڑی ہے۔ جھک کر تصویر اٹھاتی ہے۔ اب گنینہ کو فریم میں اٹکھوڑ کرتے ہیں۔

آپا: کیوں کیا کسر ہے اسے؟ کیا برائی ہے اس میں؟
گنینہ: کوئی کسر نہیں ہے، کوئی برائی نہیں ہے۔ تے خیراں ہیں اسے۔
آپا: پھر؟

گنینہ: ساری برائی مجھ میں ہے سب خرابی میری ہے، مجھ میں کچھ ہوتا تو..... تو ناں؟
آپا: کیا ہو گیا ہے ہم سب کو۔ کیا بھوت پھیری چلی ہے کیا ہوا اٹھولی ہے؟
گنینہ: آپاجی آپ اتنی بڑی ڈکٹیٹر ہیں کہ آپ کسی اور کی بات سننا گوارا نہیں کرتیں۔
اور کا بھی پوائنٹ آف ویو ہو سکتا ہے۔ کبھی آپ نے سوچا۔
آپا: بتا..... کہہ..... سننا اپنا پوائنٹ آف ویو۔

گنینہ: مجھے شادی نہیں کروانی۔ کسی سے بھی نہیں آپاجی خدا قسم نہ کسی شہزادے سے، کسی لکڑہارے سے۔

آپا: ایسے رہے گی۔ ایسے اکیلی ساری عمر؟ بے سہارا؟
گنینہ: آپ کو کیا پتہ کہ ہر بار جب لوگ مجھے دیکھ کر چلے جاتے ہیں تو میرے اوپر ک
گزرتی ہے..... آپ کو تو میاں جی نے۔

(یکدم آپاجی جیسے اپنی کنزروی پر قابو پالیتی ہے۔ باپ آتا ہے)

آپا: یہاں کوئی تارا نہیں ہے اباجی۔

ابا: کون بیمار ہے؟ تم لوگ مجھے بتاتے کیوں نہیں، کون بیمار ہے؟

آپا: یہاں کسی کو موت نہیں آتی اباجی۔

گنینہ: آہستہ آہستہ روئے جا رہی ہے، باپ کی طرف بڑھتی ہے۔ میں رو رہی ہوں اباجی میں

(باپ کے ساتھ آکر لگ جاتی ہے۔ اب باپ اور بیٹی کو C.U. میں ٹریٹ کیجئے) مجھے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے شرم آتی ہے اباجی کہ میں بے سہارا ہوں..... اور مجھے معلوم نہیں کہ میں کس سمت جاؤں تو مجھے..... تو مجھے سہارا ملے گا؟

آدمی کسی سمت میں نہیں جاتا بیٹی (پیارے بیٹی کے سر پر بوسہ دیتا ہے) دنیا گول ہے نا تو اس کے سارے راستے چکر میں چلتے ہیں۔ آدمی جب بچہ ہوتا ہے تو بے سہارا ہوتا ہے۔ جب بوڑھا ہوتا ہو جاتا ہے تو بے سہارا رہتا ہے..... ایک جوانی میں آدمی کو شرم آنے لگتی ہے بے سہارا رہنے سے۔ جو عقلمند ہوتے ہیں وہ..... اپنی سمت تو تلاش کرتے ہیں۔ روتے نہیں، بس چلتے رہتے ہیں، گرتے پڑتے، ایک چکر میں.....

(گینے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ اب اس کے سر پر کندھوں پر اندھوں کی طرح ہاتھ پھیرتا ہے)

کٹ

سین 10 آؤٹ ڈور دن کا وقت

(افتخار اسی طرح Rash driving کر رہا ہے۔ پچھلے شاٹ میں اور اس سین میں یہ فرق ہے کہ پچھلے سین میں ہر مرتبہ کار کی پشت کیمرے کی جانب تھی، وہ کیمرے سے آگے جا رہی تھی۔ اس بار کار کا فرنٹ ہے اور ہر بار وہ کیمرے کی طرف بڑھتی چلی آتی ہے۔

کٹ

سین 11 ان ڈور رات کا وقت

(نیزھیال۔ جیسے یہ عاشی کا گھر ہو۔ عاشی اوپر والی سیڑھی پر کھڑی ہے اور نیچے آخری

سیڑھی پر سکندر کھڑا ہے۔ سکندر شراب کے نشے تلے ہے اور وہ بات کرتے ہوئے بھی کبھی ماتھے کو چھوتا ہے۔ گویا کچھ یاد کر رہا ہوں۔ ذہن پر زور ڈال رہا ہوں۔

عاشی: خبردار جو تم نے اوپر آنے کی کوشش کی۔ تم جیسے بے غیرت کمینے آدمی کے ساتھ میں ایک منٹ نہیں گزار سکتی۔ تم نے میرے گھر آنے کی جرات کیسے کی؟

سکندر: خدا قسم عاشی میں سمجھا تھا کہ تم دونوں اپنے شاٹ کی ریہرسل کر رہے ہو..... میں سمجھ نہیں پایا تھا..... اچانک سب کچھ ہوا (اوپر چڑھتا ہے) مجھے سوچنے کی مہلت نہیں ملی.....

عاشی: اس وقت بھی تم نہیں سمجھ سکے جب اس نے تمہارے منہ پر مکا مارا تھا۔

سکندر: اس نے مجھ سے معافی مانگ لی تھی عاشی سیٹ پر جانے سے پہلے..... شاید وہ ستارہ کی بیماری سے پریشان تھا۔ شاید وہ ستارہ سے محبت کرتا ہے۔ شاید.....

عاشی: نیچے اتر جاؤ سکندر فوراً..... ستارہ، ستارہ، ستارہ۔ خدا جانے یہ ستارہ کب ڈوبے گا۔

سکندر: ہم کو..... (ہکلا کر) ہم کو کیا؟ ہمیں ایک جھوٹے سے واقعے سے اپنی زندگی میں زہر نہیں گھولنا چاہیے۔

عاشی: یہ تمہارے لیے معمولی واقعہ ہے۔ تمہارے سامنے ایک آدمی میری گردن دبا رہا تھا اور تم..... نے اسے معافی دے دی۔ تمہارے سپرد میں اپنی زندگی کروں گی؟ مائی فٹ!

سکندر: میں قانون پڑھتا رہا ہوں عاشی..... میں جانتا ہوں کہ چھوٹی باتوں سے Flare up ہو کر کبھی کبھی بڑے خوفناک واقعات جنم لیتے ہیں بلکہ ہمیشہ بڑے درخت کا بیج چھوٹا ہوتا ہے۔

عاشی: تم جیسے کمزور لوگ کبھی اپنے آپ سے فیصلہ نہیں کر سکتے۔ شراب پینے سے

فیصلوں کو پس پشت تو ڈالا جاسکتا ہے۔ سکندر لیکن ہمیشہ کے لیے ٹالا نہیں جاسکتا..... جب بھی ہوش میں آؤ گے بیٹھ کر سوچنا..... سمجھنا..... اور فیصلہ کرنا..... کیا کوئی عورت تم پر اعتبار کر سکتی ہے؟ خود اپنے آپ سے..... پوچھنا۔ (ان سارے ڈائیلاگ میں آواز Crescendo میں لے جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ

یہ مکالمے Hissing tone میں ادا کیے جائیں کہ ایک impending danger کا

شبہ ہو۔)

سکندر: میں (لڑکھڑا کر) میں کیسے کفارہ ادا کر سکتا ہوں؟ کیسے اس بھول کی تلافی ہوگی
عاشی..... تم تک پہنچنے کا کوئی راستہ؟ میں تو خود بھی نہیں جانتا تھا کہ میں اتنا کمزور
آدمی ہوں اتنا بے غیرت ہوں.....

(سکندر کے چہرے پر ایک آنسو اچانک گرتا ہے اور وہ چھوٹے بچے کی طرح سر جھکائے
ریٹنگ پکڑے کھڑا ہے۔ اس کے چہرے پر ڈزالو کریں)

ڈزالو

سین 12 ان ڈور دن

(یہ صرف اتنا سیٹ ہے۔ جیسے ابھی میک اپ روم کا دروازہ بند کر کے افتخار باہر نکلا ہو اور
اوپر سے سکندر نے اسے پکڑ لیا ہو۔ پیچھے دروازہ نظر آتا ہے اور سامنے سکندر نے اس
وقت افتخار کو کالر سے پکڑا ہوا ہے)

افتخار: میں..... میں۔ تم سے ڈرتا نہیں ہوں۔ تم مجھے جان سے مار دو تو بھی میں تمہیں حق
بجانب سمجھوں گا کیونکہ جو کچھ تم کر رہے ہو، ایک عورت کے لیے ہے اور جو کچھ
میں نے کیا، ایک عورت کے لیے کیا۔

سکندر: میں بھی Consequences سے نہیں ڈرتا لیکن آج مجھے تمہارے ساتھ سب
اگلے پچھلے حساب برابر کرنے ہیں۔

افتخار: جہاں تک میرے Action کا تعلق ہے، میں تم سے معافی مانگتا ہوں..... لیکن یہ
مت سمجھنا کہ میں بزدل ہوں۔ صرف میں اپنی قوت کو اس وقت منتشر کرنا نہیں

چاہتا۔ وہ ہم سے رخصت ہو رہی ہے۔

سکندر: تم ایسی باتوں سے مجھے Side track نہیں کر سکتے۔

افتخار: کل جب وہ مر جائے گی تو پھر تم ریڈیو پر، ٹیلی ویژن پر اخباروں میں بیانات دو گے اور اس کے جائز شوہر بن جاؤ گے۔ آج جب اسے الوداع کہنے کا وقت ہے تم..... ایسے پتھر دل کیسے ہو سکتے ہو؟

سکندر: میں اس سے ملنا نہیں چاہتا..... میں اس سے نہیں مل سکتا، ناممکن ہے۔
افتخار: (یکدم ہاتھ جوڑ کر) میں معافی مانگ رہا ہوں سکندر..... مجھے عاشقی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ She is a nice girl میں گھبرا گیا تھا اس کے طریقے سے اس کے Attitude سے وقت کم ہے۔ بہت کم ہے۔ ہو سکتا ہے اب تم جیسا میا بھی اسے پہچانہ سکے۔

(یہاں ان دونوں کی Tones بہت ہلکی ہو جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے کے بہت قریب آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہے ہیں۔ جیسے ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ دونوں کی آنکھوں میں حملہ کرنے والے چیتے جیسی کشش ہے۔)
سکندر: تمہیں ستارہ سے محبت ہے؟

(افتخار کے دونوں کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے)
افتخار: نہیں۔ یہ رشتہ بھائی سے زیادہ اور عاشق سے کم ہے۔

سکندر: کیا مطلب؟ ترس کا رشتہ۔

افتخار: میری محبت میں Passion نہیں ہے۔ میں اس کے ساتھ سونا نہیں چاہتا۔ میں چاہتا ہوں، وہ گلہ ان میں بجی رہے اور اس کی خوشبو پھیلتی جائے ہر طرف۔ سارے پاکستان میں۔

سکندر: پھر تم اسے اپنے ساتھ کیوں لے گئے تھے؟

افتخار: کیونکہ ڈرتا تھا تم سے..... شوہروں کو عام طور پر یہ فکر نہیں ہوتا کہ اس کی بیوی کیسے مر گئی؟ کیسے مہربان ہو سکتی ہے؟ میں اسے تمہاری آنکھوں سے اس وقت تک دور رکھنا چاہتا تھا جب تک تمہارا دل اس کے لیے از سر نو موم نہ ہو جائے۔

سکندر: اسے کیا ہوا ہے؟

افتخار: (یکدم پر امید ہو کر) ایک بار سکندر خدا کے لیے، رسول کے لیے، عاشقی

خاطر..... ہوٹل آ جانا۔ پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

اچھا میں آؤں گا افتخار۔

(خوشی سے افتخار اس کا ہاتھ پکڑتا ہے)

صرف تمہاری خاطر۔ میں نے تم جیسا انسان نہیں دیکھا۔

(یکدم سکندر دروازہ کھول کر اندر چلا جاتا ہے۔ افتخار حیرانی سے اسے دیکھتا ہے۔)

کٹ

سین 13 ان ڈور (ہوٹل کا کمرہ) رات

(ایک ڈاکٹر ستارہ کے پاس بیٹھا ہے۔ ستارہ کو گلو کو زلگی ہوئی ہے اور وہ بے ہوشی، نیم ہوش

کے مقام پر ہے۔

ڈاکٹر مستقل طور پر اس کی Impulses کو چیک کرتا رہتا ہے۔ بلڈ پریشر، نبض، آنکھ کی

پتلی، بخار وغیرہ لیکن اس کا یہ کام اس کی گفتگو میں Interfere نہیں کرتا۔ ہمدردانہ

طریقے سے کبھی کبھی اسے تسلی دیتا بھی ہے اور اس کی باتوں میں دلچسپی بھی لیتا ہے۔

آپ نے کبھی سائیں مرنے کو دیکھا تھا ڈاکٹر صاحب؟

میں نے ان کے ریڈیو پروگرام سنے ہیں۔ ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

وہ اباجی کے پاس آیا کرتے تھے..... وہ مرنے سے بہت پہلے مر گئے تھے ڈاکٹر

صاحب..... اکتارے میں ان کی روح گھس گئی تھی، جسم خالی ہو گیا تھا بہت پہلے۔

دیکھئے ہم دونوں ایک دوسرے کی مدد کریں گے، اچھا؟

بڑی عجیب بات ہے..... ہمارا کوئی رفیق نہیں ہوتا۔ بس ہم تنہائی کو

ساتھ ساتھ لیے پھرتے ہیں اپنے سائے کی طرح..... آپ نے کبھی کسی

شاعر کو، کسی ادیب کو..... کسی آرٹسٹ کو شیش پر دیکھا ہے؟ ایئر پورٹ

پر کسی پارٹی میں کسی میلے میں..... پچھراؤس کے سامنے..... شادی بیاہ کے

موقع پر..... وہ اتنے لوگوں کے باوجود آپ کو بہت اکیلا نظر آئے گا..... بالکل تنہا۔

ڈاکٹر: رات کو کچھ کھایا تھا؟

(ستارہ نفی میں سر ہلاتی ہے)

ڈاکٹر: پھر آپ ہمارے ساتھ Co-operate تو کریں تھوڑا سا پلیز۔

ستارہ: (اثبات میں سر ہلا کر) امانت علی کو میں آخری بار جب ملی ہوں تو وہ ریڈیو سٹیشن کے سامنے بیٹھے تھے لان پر..... مجھے کہنے لگے تم نے بی بی سنا۔ میں نے پوچھا کیا؟ تو کہنے لگے انشاء جی اٹھو اب کوچ کرو..... کل شام میرا پروگرام تھا ٹیلی ویژن پر۔

ڈاکٹر: دیکھئے میڈم انسان کے اندر جب تک زندہ رہنے کی Motivation نہ ہو..... ڈاکٹر اس کی مدد نہیں کر سکتا آپ کو اپنی سوچ کا دھار ابد لانا ہو گا۔

ستارہ: (بغیر پروا کیے) اس وقت ڈاکٹر صاحب مجھے یوں لگا تھا جیسے امانت کوچ کر چکے ہیں اپنے گیت کے ساتھ۔ وہ میرے بڑے دوست تھے امانت صاحب، بہت اچھے دوست۔

ڈاکٹر: (تنبیہ کے ساتھ) زندہ رہنے کی Motivation

(ستارہ گھبرا کر ہاتھ ہلانا چاہتی ہے لیکن ڈاکٹر ہاتھ پکڑتا ہے کیونکہ ادھر گلو کو زنگی ہوئی ہے)

ستارہ: ہم سے اگر کوئی محبت کرتا تو وہ..... موت ہے نا جو..... ڈاکٹر صاحب، موت۔ وہ آرٹسٹوں سے بڑی محبت کرتی ہے..... وہ ہمیں دنیا سے بچا کر اپنے سینے سے لگاتا چاہتی ہے..... ہمارے تعاقب میں رہتی ہے۔ ہمارا دل اس دنیا میں لگنے نہیں دیتی۔ کبھی آپ کو بہت چھینکیں آئی ہیں ڈاکٹر صاحب؟

ڈاکٹر: کبھی کبھی زکام جب ہو جائے تب الرجی ہو تب۔

ستارہ: نہیں نہیں نہیں..... چھینکیں جب آتی ہیں تو کوئی آپ کو یاد کرتا ہے جی..... آپ آزمائیں۔ اس کے بعد آپ چپ سے ہو جاتے ہیں۔ ہمیں ہر وقت موت

یاد کرتی رہتی ہے۔ ہمیں ایسے ہی چھینکیں آتی ہیں۔ پندرہ پندرہ، بیس بیس۔
(اس وقت جیلہ اندر آتی ہے)

صاحب پوچھتے ہیں جی کہ ابھی کتنی دیر ہے؟
بس ابھی آیا..... تم چلو۔
(جیلہ باہر جاتی ہے)

ستارہ: میں میکوڈروڈ پر جا رہی تھی ڈاکٹر صاحب۔ میں نے کچھ پان خریدنے کے لیے ایک
کھوکھے پر کاررو کی تو مجھے..... ساغر صدیقی نظر آیا۔ ساغر کو تو آپ جانتے ہوں
گے؟

ڈاکٹر: ۔

فیقہ شہر نے تہمت لگائی ساغر پر
یہ شخص درد کی دولت کو عام کرتا ہے

ستارہ: ہاں..... درد کی دولت عام کرنے والا ساغر۔ وہ..... مجھے آج بہت لوگ یاد آرہے
ہیں ڈاکٹر صاحب سب جاننے والے..... سب جنہوں نے موت کا آسرا قبول کر
لیا۔

ڈاکٹر: میں بلاؤں افتخار صاحب کو؟

ستارہ: نہ نہ۔ وہ مجھے بولنے نہیں دیتا ڈاکٹر صاحب۔ بات نہیں کرنے دیتا..... کسی سے
بھی.....

ڈاکٹر: تو پھر آپ اچھی باتیں کریں ناں۔ ان کو اعتراض نہیں ہوگا۔

ستارہ: (لاڈ کے ساتھ) ساغر کی باتیں بڑی پیاری ہیں ڈاکٹر صاحب۔ آپ کو کیا پتہ شاعر
کا غم جب آواز کے دکھ سے ملتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ آپ جیسے لوگ بھی رونے
لگتے ہیں، نیکہ لگانے والے بھی.....

ڈاکٹر: Smile for a change.

ستارہ: ساغر نے مجھے سگریٹ کی ڈبیہ پر تین شعر لکھ کر دیئے۔ کہنے لگا، میرے مرنے سے
پہلے انہیں گادینا۔ تم کو لوگ بہت سنتے ہیں۔ وہ شعر تھے ڈاکٹر صاحب (سوچتے

(ہوئے)

چراغ طور جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
 ذرا نقاب اٹھاؤ بڑا اندھیرا ہے
 مجھے تمہاری نگاہوں پہ اعتماد نہیں
 میرے قریب نہ آؤ بڑا اندھیرا ہے
 (اس وقت افتخار جیسے بریک ان کرنے کے انداز میں اندر آتا ہے۔)

افتخار: یہ پھر بول رہی ہے، بولے جا رہی ہے..... ہے۔ اری کبخت تو کوئی سیاسی لیڈر ہے کہ
 گلوکارہ..... ٹیپ دیکھتے ذرا ڈاکٹر صاحب۔ یہ اس طرح باز نہیں آئے گی۔
 (افتخار کے ہاتھوں پر کمرہ آتا ہے۔ Adhesive Tape کو قینچی سے کاٹتا ہے۔)

کٹ

سین 14 ان ڈور دن

(یہاں تین کٹ ایسے بنائے جن سے ظاہر ہو کہ عاشی اور سکندر آپس میں لڑ رہے ہیں۔
 پہلے کٹ میں عاشی اور سکندر کھڑے لڑ رہے ہیں۔ دوسرے میں دونوں پاس پاس بیٹھے ہیں
 اور جھگڑا ہو رہا ہے۔ عاشی سکندر کے چائنا مارتی ہے۔ تیسرے میں عاشی سیڑھیوں پر نیچے
 بھاگتی جاتی ہے۔ سکندر اس کا تعاقب کرتا ہے اور جیسے کہتا ہے رکو، ٹھہرو..... ابھی مت جاؤ۔)

ڈزالو

سین 15 ان ڈور کچھ دیر بعد

(فون والا کارنر۔ یہاں اس وقت ڈاکٹر اور افتخار کھڑے باتیں کر رہے ہیں۔)

ڈاکٹر: دراصل میں کچھ Predict نہیں کر سکتا۔ ہو سکتا ہے Fever کے اترتے ہی وہ بالکل نارمل ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ Consequences کچھ اور ہوں۔

Anything might happen.

لیکن کیوں؟ آخر کیوں؟

افتخار: ڈاکٹر: میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا لیکن میرے خیال میں ان کے Hypothalamus کا فنکشن اس وقت ٹھیک نہیں۔ وہ جتنی Impulses باقی Glands کو دے رہا ہے ان میں شاید Co-ordination نہیں ہے۔

افتخار: آپ کا خیال ہے مجھے ستارہ کو ہسپتال میں Remove کر دینا چاہیے۔

ڈاکٹر: خوف-Anxiety اور ڈر کے لمحوں میں Insulin کا Discharge زیادہ ہوتا ہے دراصل Crisis کو Face کرنے کے لیے organism خود خود sugar level اونچا کر دیتی ہے لیکن اگر یہ زیادہ دیر تر condition رہے تو یہی secretions انسان کے جسم کی دشمن بن جاتی ہیں۔

افتخار: آپ مجھے سیدھی بات بتائیں پلیز۔ یہ تمام technicalities چھوڑ کر۔

Is she out of danger?

ڈاکٹر: نروس بریک ڈاؤن میں کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ I am not sure, may be اگر ان کا بخار رات تک نارمل نہ ہوا تو I am afraid ہمیں ہسپتال لے جانا پڑے گا۔ خدا حافظ۔

(ڈاکٹر جاتا ہے۔ افتخار گرم سم کھڑا ہے۔ پھر یکدم جیسے وہ آف کیمرہ کسی کو کہتا ہے)

افتخار: نذیر ڈاکٹر صاحب کو کار تک پہنچانا۔

(اب افتخار کھڑکی تک جاتا ہے۔ نیچے کی طرف دیکھتا ہے، پھر آکر فون نمبر ملاتا ہے)

افتخار: سکندر..... بھائی مجھے سکندر صاحب سے بات کرنی ہے۔ آپ انہیں اطلاع دیں۔ پلیز باقی بک بک بند کریں، جائیں۔

سکندر کا کمرہ

(سکندر فون ہاتھ میں لیے بیٹھا اس کے سامنے شراب اور گلاس پڑا ہے۔)

سکندر: (فون پر) ہر چیز کو اس کے اندر پیدا ہونے والا کیڑا کھا جاتا ہے۔ لٹاج ڈھورا..... کپاس کو سنڈی..... امردو کو اس کے اندر خود پیدا ہونے والا کیڑا..... (رک کر سنتا ہے)

مجھے پاس ہے اپنے وعدے کا..... میں..... مجھے میری Ambition کھا جائے گی..... تمہاری ستارہ کو اس کی عشق پرستی ختم کرے گی..... ہم..... ہم سب کے کیڑے ہمارے اندر Natural proeess سے پیدا ہوتے ہیں اور نیچرل طریقے سے مارتے ہیں۔

(بچکی)

نہیں نہیں۔ آؤں گا لیکن ابھی نہیں، ابھی نہیں..... آؤں گا ضرور..... لیکن (اس وقت عاشی آتی ہے۔ بے قرار بھاگتی ہوئی۔ سکندر فون کو چھوڑتا ہے۔ فون Dangle کرتا رہتا ہے۔ وہ بھاگ کر عاشی سے بے لگ ہو جاتا ہے۔ کمرہ لٹکے ہوئے فون پر واپس آتا ہے۔)

کٹ

(رات کے وقت ایک کار جارہی ہے۔ اس پر اونچا کر کے Suspense کا میوزک لگائے۔)

کٹ

(ہوٹل کی لابی میں افتخار اور سکندر اوپر بیڈروم کی طرف جا رہے ہیں۔ دونوں سیڑھیوں پر

چنچنے ہیں اور باتیں کر رہے ہیں۔)

تم نے بہت اچھا کیا سکندر کہ آگئے۔ وہ تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوگی۔

افتخار:

(بہت لا تعلق طریقے سے) اب کیسی ہیں؟

سکندر:

پہلے سے بہتر ہے۔ تھوڑا سا پسینہ آگیا۔ میرا خیال ہے بخار بھی کچھ ہلکا ہے، پہلے

افتخار:

How can I thank you? سے

میں زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکوں گا۔

سکندر:

بالکل نہیں، بالکل نہیں۔ یہ بہت کافی ہے۔ پانچ دس منٹ وہ اس سے زیادہ کی متحمل

افتخار:

نہیں ہو سکتی۔ آؤ..... Don't feel embarrassed there is

nothing to worry about.

(دروازہ کھولتا ہے۔ سکندر اندر جاتا ہے۔ افتخار کچھ رک کر اندر جاتا ہے۔)

کٹ

سین 18 بیڈروم ہوٹل (ان ڈور) رات

(ستارہ آنکھیں بند کیے ہے۔ اس کے چہرے پر پسینے کے قطرے ہیں۔ افتخار اور سکندر اندر

آتے ہیں۔ افتخار سر ہانے پڑے ہوئے تو لیے سے ستارہ کا چہرہ پوچھتا ہے۔)

تارا..... تارا دیکھو کون آیا ہے۔ آنکھیں کھول See who's come

افتخار:

(تارا آنکھیں کھولتی ہے۔ سکندر کی طرف دیکھتی ہے۔ پھر ایسے چہرہ بناتی ہے جیسے اسے

یقین نہ ہو کہ یہ سچ ہے۔ افتخار کہنی سے سکندر کو ہلاتا ہے کہ آگے بڑھے۔ سکندر آگے

بڑھ کر ستارہ کا ہاتھ پکڑ کر پاس بیٹھتا ہے۔ افتخار جھک کر کہتا ہے۔)

افتخار: میں تم سے کہتا تھا ناں کہ..... کہ میں یا سکندر کو واپس لاؤں گا یا..... زندہ نہیں چھوڑوں گا..... گڈ لکس Both of you

(باہر جاتا ہے۔ سکندر ستارہ کا ہاتھ آرام سے واپس رکھ دیتا ہے)

سکندر: آپ کی طبیعت کیسی ہے؟

ستارہ: اب ٹھیک ہو گئی ہوں۔

سکندر: میں..... آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے کیے پر بہت پشیمان ہوں..... جو کچھ ہوا..... جو کچھ بھی.....

ستارہ: خدا کے لیے خاموش رہو سکندر..... تم ہمیشہ اعتراف کر کے سب کچھ Spoil کر دیتے ہو۔

سکندر: مجھے آپ سے جو کچھ کہنا ہے، ابھی اس وقت اس کے کہنے سے پہلے میں ایک بار آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں بھرپور قسم کی۔

ستارہ: اس کی ضرورت نہیں سکندر۔ معافی..... تم دے سکتے ہو تو مجھے دے دو.....

سکندر: آپ جانتی ہیں کچھ باتیں اپنے اختیار میں نہیں ہوتیں۔ انسان کی عقل، اس کی دانش..... چاہے لاکھ سمجھائے، پھر بھی وہ اپنی Instincts کا غلام ہو کر رہتا ہے..... مجبوری ہوتی ہے اس کے لہو کی۔

ستارہ: مجھے بڑی پیاس لگی ہے سکندر۔

(سکندر اٹھ کر جگ میں سے پانی گلاس میں اٹھیلاتا ہے۔ پھر ستارہ کو سہارا دے کر پانی پلاتا ہے)

سکندر: کافی بخار ہے۔

ستارہ: نہیں کچھ بھی نہیں، لمیر یا ہے۔ اتر جائے گا صبح تک۔

سکندر: میں آخری بار آپ کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ پر آپ کے بہت سے

احسانات ہیں۔ اگر میں آپ سے نہ ملا ہوتا تو میں اس جگہ نہ پہنچ سکتا جہاں میں آج

ہوں..... لیکن احسان کرنے والے اور احسان لینے والے کے درمیان ایک ہی

رشتہ ہوتا ہے ہمیشہ۔

ستارہ: (خوشی سے) رشتوں کی بات نہ کرو سکندر..... ہم تو رشتوں کو بہت پیچھے چھوڑ

آئے ہیں۔

ایک رشتہ..... اور وہ ہے نفرت کا۔ ایسی نفرت جو بظاہر محبت نظر آتی ہے۔

سکندر:

(یکدم) نفرت کا۔ کہہ کیا رہے ہو؟

ستارہ:

میں بات کو طول نہیں دے سکتا کیونکہ میرے پاس وقت کم ہے اور..... میں اسی

سکندر:

شرط پر آیا ہوں کہ..... کہ آپ کو سچ بتا دوں۔

کیا؟

ستارہ:

میں اب آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ آپ مجھ سے کوئی توقع نہ رکھیں۔

سکندر:

Let us not start it all over again خدا کے لیے سکندر

ستارہ:

میں آپ سے اجازت لینے آیا ہوں۔

سکندر:

کیسی اجازت؟

ستارہ:

میں شادی کر رہا ہوں عاشی کے ساتھ..... مجھے آپ کی اجازت کی ضرورت

سکندر:

ہے..... اور میرے پاس وقت کم ہے۔

(گھڑی دیکھتا ہے)

میں کسی لمبے ڈرامے میں پڑنا نہیں چاہتا۔

(ستارہ بے ہوش ہو کر ہاتھ ڈھیلے چھوڑتی ہے۔ یکدم افتخار دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔)

کیا ہوا..... کیا ہوا سکندر؟ کیا بات ہے؟

افتخار:

(افتخار ان دونوں کو باری باری دیکھتا ہے۔ کمرہ اس کے چہرے کا C.U. لیتا ہے۔)

فیڈ آؤٹ

قسط نمبر 9

کردار

ستارہ
 سکندر
 عاشی
 ماسٹر لطیف
 اناؤنسر
 مالی کی لڑکی
 چوکیدار
 آبا جی
 عاصم
 سلطان
 بڑھیا
 درزی
 مسکین
 ڈانس ماسٹر
 میوزک ڈائریکٹر عنایت
 دیہانکے تین نوجواں

(ناٹل ختم ہونے پر پچھلی قسط سے ہم اس ڈائلاگ سے شروع کرتے ہیں میں بات کو طویل نہیں دے سکتا جس وقت افتخار اندر آتا ہے ایک اونچا بیگ آتا ہے یہاں سے نئی قسط کا آغاز ہوتا ہے۔)

کٹ

سین 1 آؤٹ ڈور رات

(افتخار اور ستارہ تیزی سے سپورٹس کار میں جا رہے ہیں۔ کسی ہسپتال کے سامنے جا کر رکتے ہیں۔)

کٹ

ہسپتال کی لمبی گیلری ستارہ سڑچر پر ہے ساتھ ساتھ افتخار تیز تیز چل رہا ہے ایک نرس اور نرس بوائے سڑچر دھکیل کر لے جا رہے ہیں۔)

کٹ

سین 2 ان ڈور دن

(اس وقت ستارہ ہسپتال کے بیڈ پر لیٹی ہوئی ہے اس کی آنکھیں بند ہیں۔ نقاہت بہت ہے۔ نرس پاس کھڑی ہے سٹول پر پانی کی سلفی ہے وہ اس میں تولیے بھگو بھگو کر ستارہ کو اسخ کر رہی ہے۔)

اب طبیعت کیسی ہے میڈم۔
(آنکھوں کے اشارے سے کہتی ہے کہ اچھی ہے۔)

نرس: پتہ ہے میڈم جی ساری نرسیں مر رہی ہیں۔ رات کو ڈاکٹر مسعود سے اتنا جھگڑا
سسٹر اتھل۔

ستارہ: کیوں؟

نرس: سب نرسیں چاہتی ہیں کہ آپ کی نائیٹ ڈیوٹی کریں۔ سسٹر اتھل تو خراب
جھگڑیں ڈاکٹر مسعود سے کہنے لگیں ایسے V.I.P مریض داخل کر کے آپ مجھے
ان پاپولر کر دیتے ہیں۔ نرسوں میں بلوہ ہو جاتا ہے۔

ستارہ: تھینک یو سسٹر۔

نرس: یہ جو ہیں..... آپ کے ساتھ..... یہ آپ کے ہر بند ہیں۔

ستارہ: نہیں۔

نرس: نہیں اچھا تو پھر بھائی ہوں گے۔

ستارہ: سوتیلے بھائی ہیں۔

نرس: ہائے میڈم سوتیلے بھائی تو اتنی محبت کبھی نہیں کرتے۔

ستارہ: (آہستہ) مجھ سے تو ہمیشہ سوتیلوں نے ہی محبت کی۔ ایک میری سوتیلی ماں تھی۔

وہ..... وہ بھی بہت پیار کرتی تھی مجھ سے۔

نرس: پلیز آپ باتیں نہ کریں پتہ ہے آپ آنکھیں بند کر کے آرام سے لیٹی رہیں پلیز۔

ستارہ: (آنکھوں میں نشے کی کیفیت ہے) تھینک یو۔

نرس: منہ تو خشک نہیں ہو رہا۔

ستارہ: (اثبات میں سر ہلاتی ہے)۔

نرس: یہ جو آپ کی آنکھوں میں تکلیف ہے نا وہ کم ہو جائے گی۔ شام تک ڈاکٹر نڈیر نے

ایک اور دوائی Add کر دی تھی نئے میں۔

ستارہ: سسٹر زرا پردہ بند کر دیں مجھے روشنی بری لگتی ہے۔

(سسٹر پردہ بند کرتی ہے اس وقت دروازے پر دستک ہوتی ہے۔)

نرس: کم ان۔

(ماسٹر لطیف ایک چھوٹا سا ٹفن کیریئر اٹھائے داخل ہوتا ہے۔)

نرس: اچھا میڈم میں ذرا ایمر جنسی میں جا رہی ہوں۔ ابھی آؤں گی۔ (لطیف سے)
 دیکھیں جی آپ ان سے زیادہ باتیں نہ کریں ڈاکٹر نذیر کا آرڈر نہیں ہے۔
 نرس جی میں کیوں زیادہ باتیں کروں گا۔ مجھے کیا پتہ نہیں (نرس سلفی اٹھا کر جاتی ہے) ہے نا کملی۔
 لطیف:

نرس: (مڑ کر) اور اگر یہ سو جائیں تو پلیران کو جگائیں نہیں (چلی جاتی ہے)
 لطیف: آپ بے فکر رہیں۔ میڈم اب طبیعت کیسی ہے؟
 ستارہ: اچھی ہے (پھر غنودگی سی طاری ہو جاتی ہے)۔ دوائیوں کی دکان پر میں فیروزہ کے لیے Cough mixture لینے گیا تھا ساری رات کھانسی رہتی ہے۔ میں تو آپ کی بیماری کا سن کر حیران ہی رہ گیا۔

ستارہ: اباجی..... کا کچھ پتہ ہے؟ ماسٹر جی۔
 لطیف: شیخوپورہ کے پاس ہیں آپاجی کی زمینوں پر۔
 ستارہ: اچھا آپالے گئیں انہیں ساتھ۔
 لطیف: اور کیا جی، یہ میں آپ کے لیے سری پائے پکوا کر لایا ہوں بخار کے لیے اکسیر ہے اور یہ نچلے ڈبے میں انڈوں کا حلوہ ہے۔

ستارہ: یہ آپ نے کیا تکلیف کی ماسٹر جی۔
 لطیف: لیجئے۔ تکلیف کیسی بی بی۔ ہم غریب تو کچھ کرن جو گے ہی نہیں۔ ارمان ہی رہا ہمارے دل میں آپ کی خدمت کرنے کا کچھ ہاتھ پلے ہی نہیں ہوا کبھی۔
 (اس وقت افتخار دبے پاؤں اندر آتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بہت سے لفافے ہیں۔)
 لطیف: سلام علیکم سرکار۔

(ستارہ کی آنکھیں بند ہیں)
 افتخار: سو تو نہیں رہیں۔

یہ تمہارے لیے خربوزے ہیں، لچیاں ہیں Cherries اور خوبانیاں پائن اپل (پاس بیٹھتا ہے) چھوٹے چھوٹے سیب اتنے اتنے۔
 ستارہ: تم کتنے اچھے ہو افتخار (آہستہ) کاش اچھے لوگوں پر دل مطمئن ہو جایا کرے۔

- افتخار: او ہو..... یہ بات بہت ڈسکس ہو چکی ہے ماسٹر جی آپ میرا ایک کام کریں پلیز۔
- لطیف: جی فرمائیے۔
- افتخار: ریڈیو سٹیشن پر آج میرا انٹرویو تھا وہاں آپ..... نقلی صاحب کو پیغام دے دیں کہ پہنچوں گا ضرور ذرا آدھا گھنٹہ لیٹ۔ تین بجے کے قریب (ستارہ سے) ڈاکٹر نذیر راؤ نذر پر آئے تھے۔ (پھر لطیف سے) دیکھیں تکلیف تو نہیں ہوگی۔
- لطیف: نہیں سرکار میں تو سیدھا وہیں جا رہا ہوں (اٹھتا ہے)
- افتخار: کیسے جائیں گے آپ۔ بس مل جائے گی آپ کو۔
- لطیف: رکشالے لوں گا سرکار۔
- (لطیف کے پیچھے پیچھے افتخار جاتا ہے پھر رازداری کے ساتھ لطیف کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے۔)
- افتخار: یہ لطیف صاحب (سورپے جیب سے نکال کر) یہ بچوں وغیرہ کو مٹھائی لڈو وغیرہ اللہ نے ہم پر بڑا کرم کیا ہے۔ ورنہ ستارہ بی بی تو چلی تھیں۔
- (یکدم اس کی آنکھیں بھر آتی ہیں وہ لوٹتا ہے لطیف رکنا ہے پھر دعائیں دیتا ہے۔)
- لطیف: اللہ اتنا دے جتنا کھوہ میں پانی مین پر ان سلامت رہیں۔ دشمن زیرِ جن ڈھیر۔ سکھ کی پڑ چھتی پر سوئے راجہ جی ہمیشہ (چلا جاتا ہے۔)
- ستارہ: افتخار۔
- افتخار: جی حضور والا.....
- ستارہ: ماسٹر جی سری پائے پکا کر لائے ہیں۔ یہ کھالو پلیز۔
- افتخار: (چپ چاپ کرسی میں بیٹھتا ہے) مجھے بھوک نہیں ہے تارا۔
- ستارہ: (بہت آہستہ) انڈوں کا حلوہ بھی ہے۔
- افتخار: (بہت دور دیکھ رہا ہے) میں ہر وقت بچہ نہیں بنا رہا۔ سکتا تارا۔ کبھی کبھی ایک کرنے کو دل نہیں چاہتا۔
- ستارہ: (لمبی جمائی لے کر) تم نے رات بھی کچھ نہیں کھایا۔
- افتخار: سو جاؤ..... آرام سے۔ میری وجہ سے پریشان نہ رہو۔